ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3, 2024

کتاب الضعفاء للعقیلی: ایک تجزیاتی مطالعہ

Kitab al-Du'afāʾ liʾl-Uqaylī An Analytical Review

Saeed ur Rehman
M. Phil Islamic Studies, Sheikh Zayed Islamic Centre University of the Punjab Lahore
Dr. Hafiz Abdul Basit Khan
Professor, Sheikh Zayed Islamic Centre University of the Punjab Lahore Pakistan

ABSTRACT

Kitab al-Du'afāʾ liʾl-Uqaylī is a classical Islamic text written by the scholar al-Uqaylī. The book is known for its focus on weak or unreliable hadith narrators. Al-Uqaylī, an important figure in hadith criticism, compiled this work to address the issues of authenticity in Islamic traditions by listing and critiquing the narrators whose reliability was questionable. This text plays a significant role in the science of hadith, which is crucial for determining the credibility of Islamic traditions and teachings

KEYWORDS
al-Du'afāʾ ;Uqaylī; Unreliable Narrators; Hadith Sciences

تمہید:

رسول اکرم ﷺ کے قول و عمل اور تقریر کو حدیث کہتے ہیں۔ یہ وہ الہامی ذخیرہ ہے جو بذریعہ وحی نطق رسالت نے پیش فرمایا۔ اُمتِ مسلمہ کا طرۂ امتیاز ہے کہ اس نے اس علم کی نسل در نسل اشاعت و تبلیغ میں انتہائی حزم واحتیاط سے کام لیا ہے، اُس علم میں کھرے اور کھوٹے کو، دخیل اور اصیل کو ممتاز کر کے اس کے مابین فرق کو امت پر واضح کیا ہے۔ علماء فن نے علم جرح وتعدیل کے ذریعے ہر ہر حدیث کی سند پر مستقل کلام کیا ہے سند میں موجود ہر فرد کی عدالت، حافظہ، اس کی چال چلن، مشاغل، شیوخ اور اساتذہ غرض ان سب باتوں کا جائزہ لیا، تاکہ جرح وتعدیل کے اصولوں کے مطابق روایتِ حدیث میں اس کے مقام کا اندازہ لگایا جا سکے اور نبوی شہ پاروں کو کذب وافترا کی آمیزش سے پاک رکھا جا سکے۔ جرح وتعدیل کا تصور اور اس کا ثبوت ”عہدِ رسالت ہی سے مل جاتا ہے۔ یہ سلسلہ عہدِ صحابہؓ کے بعد بھی طبقہ در طبقہ جاری رہا امت کے نفوسِ قدسیہ نے رواۃِ حدیث پر ائمہ جرح وتعدیل کا جو کلام تھا اس کو مختلف شکلوں میں جمع بھی کر دیا، اس طرح جرح وتعدیل سے متعلق عالمِ کتب میں مختلف النوع مصنفات وجود میں آ گئیں، بعض تو صرف ضعیف راویوں پر مشتمل تھیں، بعض نے ثقہ راویوں سے متعلق کلام کو جمع کیا، بعض نے دونوں کو اکٹھا کر کے تصنیفات کیں، بعض نے ضعف کی خاص صورتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے کتابیں لکھیں چنانچہ پانچویں صدی کے اواخر تک صرف ضعفاء سے متعلق کتب کی تعداد تقریباً (۲۹) تھی اسی طرح حفاظت حدیث کے لئے جرح وتعدیل کا سلسلہ چلتا رہا۔ ثقات، مجہول، مختلف فیہ رواۃ اور ضعیف رواۃ کی جانچ پرکھ کر کے کتب منصہ شہود پر آتی رہیں۔ ذیل میں ضعیف رواۃ کے متعلق لکھی گئی کتب کو اختصار سے پیش کیا جاتا ہے۔

۱-الضعفاء لیحیی بن معینؒ (۲۳۳ھ) 2-الضعفاء لعلی بن المدینیؒ (۲۳۴ھ) 3الضعفاء لعمرو بن علی الفلاسؒ (۲۴۹ھ) 4-الضعفاء لمحمد بن عبد اللہ البرقیؒ (۲۴۹ھ) 5-الضعفاء الکبیر والضعفاء الصغیر للبخاریؒ (۲۵۶ھ) 6-کتاب الضعفاُ للعقیلی (322ھ) الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدیؒ (۳۶۵ھ) 7-میزان الاعتدال فی نقد الرجال للذہبیؒ (۷۴۸ھ)

گویا ضعیف، کذّاب اور مجہول راویوں پر مستقل تصانیف کی گئیں، انہی علماء اور محدثین میں سے امام عقیلی ہیں جنہوں نے کتاب "الضعفا" لکھ کر امت پر احسان عظیم کیا اور تقریبا دو ہزار چوہتر (2074) ساقط الاعتبار، واضعین، مجہول اور ضعیف رواۃ کے تراجم زیب قرطاس لائے آپ کی یہ کتاب اپنی مثال آپ ہے۔

مؤلف کا تعارف:

آپ کا پورا نام امام حافظ ابو جعفر محمد بن عمرو موسی بن حماد العقیلی ہے۔ عقیل بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ بن معاویہ بن بکر کی طرف نسبت کرتے ہوئے آپ کو عقیلی کہا جاتا ہے۔ العقیلی اہل حجاز سے تھے انہیں "محدث الحرمین" کہا جاتا ہے۔ آپ کی تاریخ پیدائش کے بارے حتمی طور پر بیان نہیں کیا گیا تاہم بعض مؤرخین تقریبا تیسری صدی ھجری کے نصف اول کو آپ کی ممکنہ تاریخ پیدائش تصور کرتے ہیں۔ آپ عقیدے کے اعتبار سے اہل سنت والجماعت سے تعلق رکھتے تھے۔

آپ کے اساتذہ اور شیوخ میں محمد بن اسماعیل الصائغ، ابو یحیی عبد اللہ بن احمد بن ابی مسرة، محمد بن احمد بن ولید الانطاکی، یحیی بن ایوب، محمد بن اسماعیل الترمذی، بشر بن موسی الاسدی، عبد اللہ بن احمد بن حنبل (290ھ)، محمد بن ایوب بن الضریس، عبید بن غنام، احمد بن علی الآبار، اسحق بن ابراہیم، علی بن عبد العزیز البغوی، محمد بن موسی العلجی شامل ہیں۔

آپ کے مشہور تلامذہ میں ابو الحسن محمد بن نافع الخزاعی، یوسف بن احمد بن الدخیل المصری، ابو بکر محمد بن ابراہیم بن علی بن ذاذان الاصبہانی، محمد بن مسلمہ بن قاسم الاندلسی ،یوسف بن احمد الصیدلانی، محمد بن احمد البلخی شامل ہیں۔

آپ عظیم مرتبہ پر فائز تھے مسلمہ بن قاسم فرماتے ہیں **"کان العقیلی جلیل القدر عظیم الخطر مارایت مثلہ "**[1] علامہ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں **"صاحب کتاب "الضعفا" جلیل القدر، عظیم الخطر، کثیر التصانیف، مقدم فی الحفظ، قائم بالحدیث، ثقہ"**[2]

آپ کی کتب میں معرفۃ الصحابہ (ابن حجر نے اپنی کتاب "تہذیب التہذیب" میں اس کا ذکر کیا ہے۔[3]، العلل (آپ نے خود "الھیثم بن الاشعث" کے ترجمہ میں اس کتاب کا ذکر کیا ہے۔[4])، الجرح والتعدیل، اصبہان اور کتاب الصحیح شامل ہیں۔

آپ کی وفات 322 ہجری میں مکہ میں ہوئی۔[5]

کتاب کا تعارف:

دار الکتب العلمیۃ میں یہ کتاب "الضعفاء الکبیر"، اور دار الصمیعي سے یہ کتاب: **"کتاب الضعفاء، ومن نُسب إلى الكذب ووضع الحديث، ومن غَلَبَ على حديثه الوهم، ومن يُتهم في بعض حديثِهِ، ومجهول روى مالايتابع عليه، وصاحب بدعة يغلو فيها ويدعو إليها، وإن كانت حاله في الحديث مستقيمة"** کے نام سے طبع ہوئی ہے۔

کتاب کا موضوع کتاب کے نام **"الضعفاء، ومن نُسب إلى الكذب ووضع الحديث، ومن غَلَبَ على حديثه الوهم، ومن يُتهم في بعض حديثِهِ، ومجهول روى مالايتابع عليه، وصاحب بدعة يغلو فيها ويدعو إليها، وإن كانت حاله في الحديث مستقيمة"** سے ہی واضح ہے۔ اس کتاب کا موضوع وہ رواۃ ہیں جو "الضعفا" ہیں یعنی وہ رواۃ جن کی طرف کذب، وضع حدیث کی نسبت ہے۔ جو مجہول راوی ہیں جن کا کوئی متابع نہیں ہے اور صاحب بدعت جو بدعت کی طرف دعوت بھی دیتا ہے۔

اس کتاب کے تین نسخے پائے گئے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔ مختلف محققین نے مختلف نسخوں پر اعتماد کیا ہے۔ چنانچہ عبد المعطی قلعجی نے اگرچہ تمام نسخوں سے استفادہ کیا ہے مگر زیادہ تر اعتماد نسخہ ظاہریہ پر کیا ہے۔

1۔ **نسخہ ظاہریہ:** یہ نسخہ دوسو تینتالیس (243) الواح پر مشتمل ہے جس کا ہر صفحہ 26 / 31 سطور پر مشتمل ہے۔ یہ 470ھ سے قبل لکھا گیا۔ جس کا کچھ حصہ خط تعلیق پر مشتمل ہے۔[6]

2۔ **جامعہ برلین کا نسخہ:** جامعہ برلین میں مخطوطات کے خزانے میں رقم نمبر 9916 کے تحت محفوظ ہے۔ اور یہ 182 الواح پر مشتمل ہے۔ ہر صفحہ تقریبا پچیس 25 سطور پر مشتمل ہے۔ اسماء الاعلام مداد احمر یعنی سرخ روشنائی میں ہیں۔ اور اس نسخہ میں خط نسخ پایا گیا ہے۔ اس میں ترجمۃ الراوی کی ابتدا اسحق بن بشر الکاہلی سے ہوتی ہے

3۔ آئرلینڈ لائبریری کا نسخہ Chester Beatty:

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3, 2024

یہ نسخہ 109 الواح پر مشتمل ہے۔ آٹھویں صدی ہجری میں خط نسخ کے ساتھ لکھا گیا۔ ہر صفحہ تقریباانیس (19) سطور پر مشتمل ہے۔ لوح نمبر 106 سے "من لم یروعنہ غیر رجل واحد" کا ذکر ہے۔

امام عقیلی کی اس کتاب میں تقریبادوہزارچوہتر (2074) رواۃ کے تراجم موجود ہیں۔ جن میں سے تیرہ سوانہتر (1369) رواۃ کامل لابن عدی اور للضعفا للعقیلی میں مشترک ہیں[7]

کتاب میں مذکور رواۃ کی انواع:

امام عقیلی نے مختلف الانواع رواۃ کے تراجم بیان کئے ہیں جن کا ذکر ذیل میں ہے۔

1۔ **الضعفا:** وہ رواۃ جن کو جرح میں ضعف کے ساتھ متصف کیا گیا۔ جیسے عبد المنعم بن بشیر[8]

2۔ متکلم فیہ ثقہ رواۃ: جیسے وھب بن جریر ابن حازم، عبد الرحمن بن ابی لیلی[9]

3۔ جن کی طرف کذب اور وضع حدیث کی نسبت کی گئی۔ جیسے بشر بن ابراہیم الانصاری[10]

4۔ مختلف فیہ رواۃ: وہ رواۃ جن کی جرح و تعدیل میں ائمہ نقد کا اختلاف ہے۔ جیسے عکرمہ مولی ابن عباس[11]

5۔ **متہم فی بعض الاحادیث:** یعنی وہ ثقہ راوی جس کی باقی تمام روایات صحیح ہوں لیکن بعض روایات میں متہم ہو۔ امام عقیلی ان رواۃ کا ذکر ضعیف حدیث کی وجہ سے کرتے ہیں اس کا مقصد راوی پر طعن نہیں ہوتا جیسے جعفر بن برقان الجزری[12]

6۔ جن کی احادیث پر وہم غالب ہو۔ آپ کی کتاب میں کثرت سے ان کا ذکر موجود ہے آپ ان پر غلبت النکارۃ، عدم ضبط اور اضطراب کا حکم لگاتے ہیں۔[13] جیسے حسین بن عبد اللہ بن ضمیرہ **قال عنہ "الغالب علی حدیثہ الوھم والنکارۃ[14]**

7۔ مجہول رواۃ جن کا متابع نہ ہو۔ جیسے بشیر مولی بنی ہاشم قال عنہ "مجہول بالنقل"[15]

8۔ صاحب بدعت وداعی بدعت (اگرچہ اس کی حالت حدیث میں مستقیم ہو)، جیسے جعفر بن زیاد الاحمر الکوفی[16]

کتاب کا منہج واسلوب:

مؤلف نے اپنی کتاب میں اپنے منہج کے بارے میں ذکر نہیں کیا تاہم کتاب پڑھنے سے مؤلف کا منہج واسلوب جو سمجھ آتا ہے وہ درج ذیل ہے۔

1۔ مولف نے اپنی کتاب کے نفیس اور عمدہ مقدمے میں ان لوگوں کا تذکرہ کیا ہے جن سے حدیث روایت کی گئی ہے مگر ان کی صحت منقول نہیں ہے۔ چنانچہ آپ نے اس باب کا نام "**باب تبین احوال من نقل عنہ الحدیث ممن لم یقل علی صحتہ**" رکھا جیسے۔۔

"حدثنا زکریا بن یحیٰ، قال: حدثنا محمد بن المثنی، حدثنا الحسن بن عبد الرحمن عن ابن عون، قال: ذکر ایوب لمحمد حدیثا عن ابی قلابۃ، فقال: ابو قلابۃ ان شاءاللہ رجل صالح، ولکن عن من ذکرہ ابو قلابۃ؟"[17]

اس میں آپ نے حفظ اور اتقان کے اعتبار سے طبقات رواۃ کو بیان کیا اس باب میں سنت کا دفاع کرنے کے لئے کذاب اور ضعفا کے حالات کو بیان کرنے کو بھی ثابت کیا ہے اور اس سلسلے میں آپ نے ائمہ سلف، اصحاب الحدیث کے آثار بھی پیش کئے مزید یہ کہ آپ نے اس میں باب میں حفظ علم پر ترغیب کی احادیث کو بھی ذکر کیا اسی طرح آپ نے اس باب میں یہ بھی واضح فرمایا کہ جرح کرنا غیبت نہیں ہے چنانچہ اس سلسلے میں آپ ابن علیہ (اسمعیل بن ابراہیم البصری، سید المحدثین الثقہ، امام احمد بن حنبل کے شیخ) کی تائید بھی بیان فرمائی ہے۔ جیسے فرماتے ہیں کہ۔۔۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3, 2024

حدثنا محمد، قال: حدثنا الحسن، قال حدثنا عفان، قال: کنت عند ابن علیۃ، فقال رجل: فلان لیس ممن یوُخذ عنہ، قال: فقال لہ الآخر: قد اغتبت الرجل، فقال رجل: بلیست ھذہ بغیبۃ ،انما ھذا حکم۔ قال فقال ابن علیۃ: "صدقک الرجل ،یعنی الذی قال ھذ آ حکم "[18]

(نوٹ: محقق حاشیہ میں اس قول کی وضاحت کرتے ہوئے امام غزالی کے قول کو بھی بیان کرتے ہیں جس میں انہوں نے چھ صورتوں میں شرعی غرض کے طور پر اس جرح (غیبت) کو جائز قرار دیا ہے۔ جس میں **تحذیر المؤمنین من الشرو نصیحتہم** کے تحت رواۃ حدیث پر جرح کو بالاجماع جائز قرار دیا ہے)

2۔ مؤلف نے اپنی کتاب میں رواۃ کی ترتیب حروف تہجی کے اعتبار سے رکھی مگر اس میں صرف حرف اول کی رعایت کی۔

مثلا سب سے پہلے انس پھر اسید پھر اشعث پھر ایاس پھر امیہ ذکر فرماتے ہیں۔ اور ایک ہی نام کے رواۃ کے لئے باقاعدہ باب قائم کر دیتے ہیں جیسے باب ایوب اور باب اسمٰعیل وغیرہ

3۔ ترجمۃ الراوی ذکر کرنے میں مؤلف کا طرز یہ ہے کہ مؤلف سب سے پہلے راوی کا نام پھر اس کا نسب پھر اس کی نسبت ذکر کرتے ہیں اور اس میں طوالت اختیار نہیں کرتے ۔ جیسا کہ انیس بن خالد التمیمی کوفی[19]

کبھی صرف راوی کا نام اور ولدیت پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔ جیسے اسد بن عطأ[20]

آپ راوی کا مشہور نام بھی ذکر فرماتے ہیں جیسے اغلب بن تمیم الکندی کے بارے لکھتے ہیں کہ (**ویقال المسعودی**)[21]

5۔ راوی کے حالات بیان کرتے ہوئے اس کی سن وفات کبھی کبھی ذکر فرماتے ہیں۔

6۔ راویوں پر بحث کرنے کی مقدار متعین نہیں ہے بلکہ راوی کے حالات اس پر کلام کی کثرت اور اس کی مرویات کی کثرت یا قلت کے اعتبار سے کلام کو طویل یا مختصر کرتے ہیں ۔

جیسے ابان بن جبلہ الکوفی کا ترجمہ صرف دو سطور میں قلمبند کرتے ہیں جو یہ ہے "حدثنی آدم بن موسیٰ، قال سمعت البخاری، قال: ابان بن جبلہ، عن ابی اسحق الھمدانی کنیتہ ابو عبد الرحمن لکوفی: منکر الحدیث"[22]

جبکہ ابان بن ابی عیاش البصری کے حالات چار صفحات سے متجاوز ہیں[23]

۔ اور جابر الجعفی کا تعارف اور حالات تقریبا پانچ صفحات پر مشتمل ہیں۔[24]

6۔ آپ ایمہ کرام کے اقوال نقل کرنے سے پہلے ہی راوی پر حکم لگا دیتے ہیں۔ چنانچہ آپ راوی کا نام ونسب اور نسبت ذکر کرنے کے بعد راوی کے بارے اپنا کلام شروع کرتے ہوئے اس پر "لا یتابع علی حدیثہ، او منکر الحدیث، مجھول، حدیثہ غیر محفوظ "کا مختصر حکم لگا دیتے ہیں۔ جیسے اسمٰعیل بن مجالد بن سعید کے ترجمہ میں کہتے ہیں

"لا یتابع علی حدیثہ "اس کے بعد فرماتے ہیں "اخبرنی محمد بن احمد قال: "سمعت ابراہیم بن یعقوب الجوزجانی یقول: اسمٰعیل بن مجالد بن سعید مذموم "[25]

جیسے ۔۔ ثابت بن حماد بصری کا ترجمہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں

"ثابت بن حماد بصری، حدیثہ غیر محفوظ، مجھول بالنقل"[26]

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3, 2024

7۔ کبھی کبھار راویوں کے بارے ائمہ کرام کے اقوال ذکر کرنے پر ہی اکتفا کرتے ہیں اس پر کسی قسم کا حکم نہیں لگاتے۔ جیسے اسمعیل بن المثنی کے بارے فرماتے ہیں

"حدثنی آدم بن موسی قال: سمعت البخاری یقول: اسمعیل بن المثنی عن یزید بن الخالد عن عروۃ عن معاذ فی ذکر المرجیٔہ، سمع منہ جھضم بن عبد اللہ، لایتابع فی حدیثہ"[27]

8۔ آپ کی کتاب میں راوی کے بارے میں ائمہ کرام کے اقوال میں امام بخاری کا کثرت سے لحاظ رکھا گیا ہے تقریبا600 سے زائد مواقع پر امام بخاری سے اقوال منقول ہیں۔

9۔ امام عقیلی راویوں کی احادیث سے مستنکرہ لاتے ہیں اور اس کی علت بھی بیان کرتے ہیں چنانچہ آپ فرماتے ہیں

'وھذا المتن بھذا الاسناد منکر" او غیر محفوظ"

10۔ امام عقیلی کسی راوی کی روایت کردہ حدیث کی سند کے ضعف کو بیان کرنے پر ہی اکتفا نہیں کرتے بلکہ اس کے متن کی صحت اور ضعف کو بھی بیان فرماتے ہیں۔

ضعف متن پر تنبیہ کی مثال:

جیسے ایوب بن واقد ابی الحسن الکوفی کے ترجمہ میں بیان فرماتے ہیں۔

ومن حديثه، ماحدثنابه محمد بن عبد الله الحضرمي، قال: حدثنا سليمان بن داود المنقري، قال: حدثنا أيوب بن واقد عن هشام بن عروة، عن أبيه عن عائشة قالت: "كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لايُفارقه في الحضر ولا في السفر خمسة: المرآة والمُكحلة والمشط والسِّواك والمدرا" قال: ولايُتابع عليه ولايحفظ هذا المتن بإسناد جيد.[28]،

صحت متن پر تنبیہ کی مثال:

" قوله في ترجمة (أسامة بن زيد الليثي مولاهم المدني): حدثناه محمد بن إسماعيل، قال: حدثنا الحسن بن علي الحلواني، قال: حدثنا أبو أسامة، وحدثنا موسى بن إسحاق، قال: حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة، قال: حدثنا وكيع جميعًا عن أسامة بن زيد عن عطاء، قال: حدثني جابر بن عبد الله أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "جمعٌ كلها موقف، وعرفة كلها موقف، ومنى كلها منحر، وكل فُجاج مكة طريق ومنحر" وإن رجلاً أتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال: حلقتُ قبل أن أرمي! فقال: "إرمِ ولا حرج" وقال آخر: أفضت قبل أن أرمي! فقال: "إرمِ ولا حرج" واللفظ للصائغ. قال أبو جعفر: وهذا المتن عن النبي صلى الله عليه وسلم ثابتٌ بغير هذا الإسناد.[29]

اسی طرح الهيثم بن قيس العيشي کے ترجمہ میں فرماتے ہیں "ولايصحُّ حديثه من هذا الطريق، وأما المتن فثابتٌ من غير هذا الوجه؛ حدثنا إبراهيم بن محمد، قال: حدثنا قرة بن حبيب، قال: حدثنا الهيثم ابن قيس العيشي، قال: حدثنا عبد الله بن مسلم بن يسار، عن أبيه، عن جده أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في المسح على الخفين: "ثلاثة أيام ولياليهن للمسافر، وللمقيم يوم وليلة"."[30]

11۔ کبھی کبھار امام عقیلی حدیث الباب کے ضعف کو بیان کرتے ہیں۔ جیسے

في ترجمة (أشعث بن سوار الكوفي) قال: ومن حديث أشعث بن سوَّار ماحدثناه محمد بن أيوب بن يحيى بن الضريس، قال: حدثنا علي بن جعفر بن زياد الأحمر، قال: حدثنا عبد الرحيم بن سليمان عن أشعث بن سوَّار عن الحسن، عن أبي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "الأذنان من الرأس". قال أبو جعفر: لايُتابع عليه، والأسانيد في هذا الباب ليِّنة. "الضعفاء" (31/1)، ومثال آخر: في ترجمة (عمر بن إسماعيل بن مجالد بن سعيد الهمداني) ذكر حديث: "أنا مدينة العلم وعليٌّ بابها" ثم قال: وهذا الحديث، حدثناه محمد بن هشام، قال: حدثنا عمر بن إسماعيل بن مجالد، قال: حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن مجاهد عن ابن عباس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "أنا مدينة العلم وعليٌّ بابها، فمن أراد المدينة فليأتها من بابها" ولايصح في هذا المتن حديث.[31]

12۔ بسا اوقات امام عقیلی راوی کی روایت بیان نہیں کرتے بلکہ صرف حکم لگا دیتے ہیں اور ائمہ کے اقوال نقل کر دیتے ہیں۔ جیسے جعفر بن الحارث ابو الاشھب الواسطی کے ترجمہ میں "**لیس حدیثہ بشیء، منکر الحدیث، ضعیف**" کا حکم لگا کر اگلے راوی کا ترجمہ شروع کر دیتے ہیں۔[32]

امتیازات واہمیت کتاب:

اس کی کتاب کی اہمیت درج ذیل وجوہات کی بنا پر ہے۔

1۔ مؤلف کے علمی مقام کی وجہ سے

2۔ علماء نے ان کی تعریف کی اور ان کی کتاب کی تعریف کی جیسا کہ

امام ذہبی فرماتے ہیں **"والعقیلی ولہ مصنف مفید فی معرفۃ الضعفا"**[33] اور خلیل الصفدی فرماتے ہیں **"لہ مصنف جلیل فی الضعفاء"**[34]

3۔ یہ کتاب احادیث کی صحت اور ضعف کے احکام سے لبریز ہے آپ حدیث کے مکمل متن اور سند میں صحت اور ضعف کا حکم لگاتے ہیں۔ جیسا کہ ایوب بن سیار الزہری کے ترجمہ میں فرماتے ہیں۔

"ومن حديثه؛ ماحدثنابه محمد بن إسماعيل، قال: حدثناشبابة، قال: حدثنا أيوب بن سيار، قال: حدثنا محمد بن المنكدر عن جابر بن عبد الله عن أبي بكر الصديق عن بلال عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: " أصبحوا بصلاة الصبح فإنه أعظم للأجر "، وحدثنا محمد بن إسماعيل، قال: حدثنا داود بن مهران الدباغ، قال: حدثنا أيوب بن سيار عن محمد بن المنكدر عن جابر بن عبد الله عن بلال قال: أذَّنت في ليلة باردة شديدة لبردها فلم يأتِ أحدٌ ثم أذَّنت ثانيةً فلم يأتِ أحدٌ ثم أذَّنت ثالثةً فلم يأتِ أحدٌ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "ما لهم يا بلال؟!" قلت: كَبَّدهم البرد. فقال: "اللهم اكسر عنهم البرد" قال بلال: فلقد رأيتهم يتروَّحون في الصبح، أو قال: في الضحى. قال العقيلي: ليس لإسنادهما جميعًا أصلٌ، ولا يُتابع عليهما؛ فأما متن الحديث الأول في الإسفار بالفجر فيروى عن رافع بن خديج بإسناد جيّد، والثاني: فليس بمحفوظ إسناده ولا متنه.[35]

4۔ بعد کے ائمہ نے تراجم رواۃ کے لیے امام عقیلی سے خوب استفادہ کیا اور اکثر اوقات ان پر اعتماد کیا ہے۔

خلاصہ:

رسول اکرم ﷺ کے قول وعمل اور تقریر کو حدیث کہتے ہیں مسلم امہ کے رجال کار نے اپنے رسول کی ایک ایک بات کو مکمل طور پر محفوظ کیا، اس کے لئے مسلمانوں نے اسماء الرجال اور جرح وتعدیل ایجاد کیا۔ علم جرح وتعدیل میں رواۃِ حدیث کی عدالت وثقاہت اور ان کے مراتب پر بحث کی جاتی ہے یہ دونوں علم ایک دوسرے کے لیے لازم ملزوم ہیں۔ جرح سے مراد روایانِ حدیث کے وہ عیوب بیان کرنا جن کی وجہ سے ان کی عدالت ساقط ہو جاتی ہے اور اور ان کی روایت کردہ حدیث رد کر جاتی ہے اور راوی کو ضعیف، کاذب یا مجہول کا درجہ دیا جاتا ہے۔ اس موضوع پر ائمہ حدیث اور اصولِ حدیث کے ماہرین نے کئی کتب تصنیف کی ہیں۔ چنانچہ کچھ کتب صرف ضعفا پر لکھی گئی ہیں اور کچھ ضعفا اور ثقات رواۃ کے تراجم پر لکھی گئی۔ مذکورہ کتاب کا تعلق ضعیف رواۃ سے ہے۔ جو امام عقیلی کی شاندار علمی قابلیت اور مقام کی دلیل ہے ان کی یہ کتاب امت پر احسان عظیم ہے۔ آپ نے رواۃ کے نام ونسب کے ساتھ ساتھ ان پر خود یا ائمہ کی طرف سے حکم لگایا ہے۔ اور وجہ ضعف یا جہالت کی روایت بھی ذکر کر دی ہے۔ اس کتاب کے تین نسخوں میں نسخہ ظاہر یہ زیادہ معتبر ہے۔ آپ حدیث کی سند اور متن دونوں پر بحث کرتے ہیں یہ کتاب اپنی اندر ایک انفرادیت رکھتی ہے بعد کے ائمہ نے اس کتاب پر مکمل اعتماد کیا ہے اور اس سے بھرپور استفادہ کیا ہے علوم حدیث کے ہر طالب کے لئے اس کتاب سے استفادہ کرنا ضروری ہے۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3, 2024

حواشی وحوالہ جات

[1] تذکرۃ الحفاظ، الذہبی، (ت: المعلمی)، محمد بن احمد بن عثمان، (دائرۃ المعارف العثمانیہ)، جلد 3، ص 833، سن اشاعت 1374

[2] طبقات الحفاظ، سیوطی، جلال الدین، (دار الکتب العلمیہ بیروت) ص 348، 1994

[3] تہذیب التہذیب، ابن حجر عسقلانی، (دائرۃ المعارف النظامیہ ہند)، جلد 5، ص 311، سن اشاعت 1325

[4] الضعفاء الکبیر للعقیلی ت: قلعجی، (دار الکتب العلمیہ بیروت)، جلد 4، ص 351، سن اشاعت 1404ھ

[5] آزاد دائرۃ المعارف، ویکیپیڈیا بحوالہ ھدیۃ العارفین اسماء المؤلفین وآثار المصنفین، مؤلف: اسماعیل بن محمد امین بن میر سلیم البابانی البغدادی

[6] الضعفا الکبیر، عقیلی، ت: قلعجی، (دار العلمیہ بیروت) ص 39 ج 1

[7] ۔ دراسۃ، الضعفاء بین العقیلی وابن عدی، الشاذلی، اکرامی محمد بن محمد، س 65، ج 1 (دار السلام مصر)، س 2010

[8] الضعفا الکبیر، عقیلی، ت: قلعجی، (دار العلمیہ بیروت) ص 15 ج 3

[9] الضعفا الکبیر، عقیلی، ت: قلعجی، (دار العلمیہ بیروت) ص 324 ج 4

[10] الضعفا الکبیر، عقیلی، ت: قلعجی، (دار العلمیہ بیروت) ص 142 ج 1

[11] الضعفا الکبیر، عقیلی، ت: قلعجی، (دار العلمیہ بیروت) ص 373 ج 3

[12] الضعفا الکبیر، عقیلی، ت: قلعجی، (دار العلمیہ بیروت) ص 184 ج 1

[13] منهج أبي جعفر العقيلي في جرح الرجال من خلال كتابه الضعفاء الكبير، مختار نصیرہ، (دار الضیاء مصر) ص 64، سن 2002

[14] "الضعفا الکبیر، عقیلی، ت: قلعجی، (دار العلمیہ بیروت) ص 246 ج 1

[15] الضعفا الکبیر، عقیلی، ت: قلعجی، (دار العلمیہ بیروت) ص 146 ج 1

[16] الضعفا الکبیر، عقیلی، ت: قلعجی، (دار العلمیہ بیروت) ص 186 ج 1

[17] الضعفا الکبیر، عقیلی، ت: قلعجی، (دار العلمیہ بیروت) ص 8 ج 1

[18] الضعفا الکبیر، عقیلی، ت: قلعجی، (دار العلمیہ بیروت) ص 12 ج 1

[19] الضعفا الکبیر، عقیلی، ت: قلعجی، (دار العلمیہ بیروت) ص 22 ج 1

[20] الضعفا الکبیر، عقیلی، ت: قلعجی، (دار العلمیہ بیروت) ص 22 ج 1

[21] الضعفاالکبیر، عقیلی،ت: قلعجی،(دارالعلمیہ بیروت)ص117ج1

[22] الضعفاالکبیر، عقیلی،ت: قلعجی،(دارالعلمیہ بیروت)،ص41ج1

[23] الضعفاالکبیر، عقیلی،ت: قلعجی،(دارالعلمیہ بیروت)ص39ج1

[24] الضعفاالکبیر، عقیلی،ت: قلعجی،(دارالعلمیہ بیروت)ص191ج1

[25] الضعفاالکبیر، عقیلی،ت: قلعجی،(دارالعلمیہ بیروت)ص94ج1

[26] الضعفاالکبیر، عقیلی،ت: قلعجی،(دارالعلمیہ بیروت)176ج1

[27] الضعفاالکبیر، عقیلی،ت: قلعجی،(دارالعلمیہ بیروت)ص95ج1

[28] "الضعفاء" /115

[29] "الضعفاء"1/19

[30] الضعفاء"4/354

[31] "الضعفاء"3/149

[32] الضعفاالکبیر، عقیلی،ت: قلعجی،(دارالعلمیہ بیروت)ص188ج1

[33] المیزان،الذہبی، شمس الدین محمد بن احمد،(دارالکتب العلمیہ بیروت)،ص112،ج1 سن 1995

[34] الوافی بالوفیات،الصفدی،صلاح الدین خلیل بن ایبک(داراحیاالتراث العربی)،ص291،ج4،س2000

[35] الضعفاالکبیر، عقیلی،ت: قلعجی،(دارالعلمیہ بیروت)ص112ج1